صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 12 جون 2015ء

روزنامہ
(1913ء سے جاری شدہ)
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 12 جون 2015ء 24 شعبان 1436 ہجری 12 احسان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 134

ساعت قریب ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لوگ تجھ سے ساعت کے متعلق پوچھتے ہیں تو کہہ دے کہ اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے اور تجھے کیا چیز سمجھائے کہ شاید ساعت قریب ہو۔ (الاحزاب:64)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قیامت کے روز حشر کیسے ہوگا:

عرب صاحب نے سوال کیا کہ قیامت کے دن لوگ جس طرح مرتے ہیں اسی طرح اوّل و آخر نمبروار حاضر ہوں گے یا ایک دم تمام متقدمین ومتاخرین اکٹھے اٹھیں گے؟

فرمایا: ’’الگ الگ ثابت نہیں، سب اکٹھے اٹھیں گے۔ ماننا پڑتا ہے کہ ہمارا خدا بڑا قادر ہے۔ دیکھو نطفہ کیا چیز ہے اور پھر اس سے کس طرح انسان کامل بن جاتا ہے۔ ہر شخص جو خدا کو ماننے والا ہے سورج چاند وغیرہ اجرام کو دیکھ کر کیا وہ بتلا سکتا ہے کہ کن چھکڑوں پر یہ اسباب آیا تھا اور ان کا مصالحہ کہاں سے آیا تھا؟ یہی ماننا پڑے گا اور پڑتا ہے کہ اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا ...... (یٰس: 83) پھر ہم کو ایسا ہی ماننا چاہئے کہ قیامت کے روز سب کا ایک دم مقابلہ کرا دے گا اور جن حسرتوں میں مومن مر گئے تھے اور ان کو معلوم نہ تھا کہ ہمارے مخالفوں کا کیا حال ہوا وہ ان کو دکھلا دیا جائے گا کہ دیکھو اے راستباز بندو! یہ منکرین کا حال ہے۔ تب ان راستبازوں کو لذت آوے گی۔ پس خدا کو ہم مان ہی نہیں سکتے جب تک کہ اس کو صاحبِ مقدرتِ کُلّی نہ مان لیں۔ پہلے اس کے کاموں کو دیکھو۔ ہم سب کو ماننا پڑتا ہے کہ ان کا کوئی فاعل ہے۔ پھر کیا وجہ کہ ایک حصہ میں اس کو ماننا اور ایک حصہ میں اس کا انکار کرنا اور شبہات میں پڑنا۔ یا تو پہلی دفعہ ہی انکار کرنا چاہئے یا بکلّی ماننا چاہئے۔ خدا کی صفات اور کام غیر محدود ہیں۔ کیا دنیا کی ہزارہا مخلوق اس بات کی کافی دلیل نہیں کہ خدا بڑا قوی خدا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 636)

قبر میں سوالات:

عرب صاحب نے سوال کیا کہ فرشتہ مرنے کے بعد کس زبان میں سوال کرے گا؟ فرمایا: ’’ہمیں انگریزی، فارسی، اردو، عربی وغیرہ سب زبانوں میں الہام ہوتے ہیں فرشتہ ہر زبان بول سکتا ہے‘‘۔ سوال کیا کہ کیا فرشتہ یہی سوال کرے گا مَنْ رَبُّکَ وَ مَنْ نَبِیُّکَ؟ اگر یہی سوال کرے گا تو اس کے جواب یاد کر لئے جائیں تو وہاں پاس ہو سکتے ہیں؟ فرمایا: ’’نہیں۔ یہ ایک ایمانی بات ہے۔ یہی دو لفظ یاد کر کے دنیاوی امتحانوں کی طرح کبھی پاس نہیں ہو سکتے بلکہ انسان جس رنگ سے رنگین ہوگا وہی جواب اُس کے منہ سے نکلے گا۔ پھر لکھا ہے کہ بِوَجْہٍ مِّنَ الْوُجُوْہِ قبر میں راحت یا رنج کا سامان مہیا کیا جائے گا‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 637)

رمضان المبارک اور مالی عبادات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عالم روحانیت کے موسم بہار برکتوں اور رحمتوں والے مہینہ رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم عاجزوں کے دامن اپنے غیر معمولی فضلوں سے بھر دے۔ اور ہم اس کی حمد کے ترانے گاتے اور پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کا عزم صمیم دلوں میں لئے شاہراہ احمدیت پر آگے سے آگے ہی بڑھتے چلے جائیں آمین۔ رمضان کا مہینہ دیگر عبادات کے ساتھ مالی عبادات کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ چنانچہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ آپ رمضان کے مہینہ میں تیز آندھی سے بھی زیادہ خدا کی راہ میں مال خرچ فرماتے تھے۔ انجمن وقف جدید کی روایت ہے کہ جو جماعتیں اور مخلصین اپنا چندہ وقف جدید رمضان المبارک میں ادا فرما دیتے ہیں ان کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں 29 رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل کر کے دعائے خاص کی درخواست کی جاتی ہے۔ ازراہ کرم احباب جماعت کو تحریک فرمائیں کہ رمضان المبارک کے شروع میں ہی اپنا اور اپنے اہل وعیال کا چندہ وقف جدید ادا فرماویں۔ اور یہ بھی کوشش کریں کہ آپ کی پوری جماعت کا چندہ وقف جدید 25 رمضان المبارک تک ادا ہو جائے تا آپ کی جماعت کا نام سو فیصد ادائیگی والی جماعتوں کی دعائیہ فہرست میں شامل کیا جا سکے۔ وقف جدید انجمن احمدیہ آپ سے پرخلوص تعاون اور خصوصی دعاؤں کی درخواست کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حسن عمل اور مقبول خدمت کی توفیق سے نوازے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رہیں۔ آمین

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مترجم: مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خاں صاحب

سلام عبدالسلام ۔ Salam Abdus Salam

ملکی اخبارات میں ڈاکٹر عبدالسلام کی قیمتی خدمات کا اعتراف

انگریزی اخبار ڈان مورخہ 21 نومبر 2011ء میں ادارہ ڈان کے جرات منداور اصول پسند صحافی جناب مرتضیٰ رضوی کا ایک مضمون بعنوان

Salam Abdus Salam

شائع ہوا۔ متذکرہ مضمون کا ترجمہ قدرے تلخیص کے ساتھ موقر الفضل کے قارئین کرام کی نذر ہے:۔

محمد عبدالسلام (1926-1996ء) ان کا پورا نام تھا۔ شاید یہ ان حضرات کے علم میں اضافہ کا موجب ہو جن کی آرزو ہے کہ وہ (محمد عبدالسلام) احمدی نہ ہوتے یا پھر پاکستانی نہ ہوتے۔ اس مرد انسان نے ان دونوں حیثیتوں کے ساتھ بڑے فخر سے زندگی بھی گزاری اور موت بھی قبول کی جبکہ پاکستان نے انہیں ان کی زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی اپنانے سے انکار کیا۔ حکومت نے انہیں تدفین کے وقت ریاستی اعزاز سے محروم رکھا۔ ربوہ میں تدفین کے موقع پر میڈیا غیر حاضر رہا۔ اس شہر کا نام حکومت کی طرف سے بدل کر عبدالسلام کے نام پر نہیں بلکہ چناب نگر رکھا گیا ہے جس کا مقصد احمدی باسیوں کے دلوں کو مجروح کرنا تھا۔

ان کے لوح مزار کی تبدیل شدہ تحریر میں بڑے بے سلیقہ طریقے سے درج ہے۔

’’سب سے پہلا ......۔ نوبیل لاریئٹ‘‘ جس میں سے لفظ مسلم عدالت کے احکامات کے ذریعہ مٹایا گیا ہے۔ عدالت اپنی تنگ نظری کا مظاہرہ کرنے کے باوجود فقط مسلم کو لفظ پاکستانی سے بدل سکتی تھی لیکن یہ نہ ہو سکا۔

جھنگ کا یہ فرزند آج اپنے ملک میں دہشت گرد تنظیم لشکر جھنگوی سے بھی کم معروف ہے حالانکہ اس نے کئی سالوں تک کوئی پانچ صد پاکستانی ماہرین طبیعات و ریاضیات کو سکالرشپ پر اعلیٰ تعلیم کی غرض سے انگلینڈ اور امریکہ کی یونیورسٹیوں میں بھجوا کر کہیں اعلیٰ اور قابل لشکر (کھیپ) کی بنیاد رکھی تھی اور اس کی قیادت کی تھی۔

پاکستان کے عظیم سائنسی اداروں کا قیام

ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان کے ایٹمی پروگرام نیز پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اور سپارکو کے بانی اور روح رواں تھے۔ وہ دو ادارے جو ڈاکٹر سلام نے غیر مسلم قرار دیئے جانے سے پہلے حکومت کی اجازت سے پاکستان میں قائم کئے تھے اور ان کے بعد (قابلیت اور اصلیت کے لحاظ سے) کم قد کاٹھ والے جن لوگوں نے ان کی سربراہی سنبھالی ان کے سروں پر سہرے سجائے جا رہے ہیں اور ان کے قبیح طور طریقوں کے باوجود ’’اس چیز کے خالق‘‘ اور ’’اس چیز کے خالق‘‘ کے طور پر ان کو زیادہ محترم سمجھا جاتا ہے۔

1974ء کے مخالفانہ حالات

جب زیڈ۔اے بھٹو نے 1974ء میں پارلیمنٹ کے ذریعہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا تو ڈاکٹر سلام جماعت کے خلاف سخت گیر معاشرتی سلوک اور حکومت کی طرف سے امتیازی رویے کا نشانہ بن گئے۔ اس بدسلوکی سے دلبرداشتہ ہو کر وہ احتجاجاً پاکستان سے چلے گئے اور یورپ میں رہائش اختیار کر لی جہاں 1979ء میں انہیں نظری طبیعات میں نئی راہیں کھولنے والی ریسرچ پر نوبیل انعام سے نوازا گیا۔ اس کے جلد بعد اسلام آباد اور جھنگ میں نہ سہی، جنیوا اور ٹریسٹے میں ان کے نام پر شاہراہوں کے نام رکھے گئے۔ اسی سال (1974ء) میں یہ اتفاق ہوا کہ جنرل ضیاء الحق کی کینگرو کورٹ (اپنی مرضی کی عدالت) نے بھٹو کو پھانسی دے دی لیکن احمدیوں کے خلاف کٹھن اور تکلیف دہ صورتحال ہی بھٹو کا وہ واحد ترکہ تھا جسے ضیاء نے پوری طرح گلے لگا لیا بلکہ اس میں مزید اضافہ کر دیا۔ اس درشت و ناروا سلوک کے باوجود ڈاکٹر سلام نے اپنے اٹلی کے ادارہ (ICTP) کے تحت سکالرشپ پروگرام کے ذریعہ ذہین اور قابل پاکستانی سائنسدانوں اور طلباء کی سرپرستی جاری رکھی۔ ان کی مادر علمی گورنمنٹ کالج لاہور جس نے اپنے ریاضی اور طبیعات کے شعبوں کو ڈاکٹر سلام کا نام دیا ہے اور پاکستانی محکمہ ڈاک جس نے ڈاکٹر سلام کی تکریم میں دو روپے کا ڈاک ٹکٹ جاری کیا۔ یہی فقط دو حکومتی ادارے ہیں جنہوں نے ڈاکٹر سلام کی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔

بے قدری پر فریاد کی لہر کہاں تک پہنچی!!

گائیکی کے میدان میں نئے نئے اترنے والے اور ’’آلو انڈے‘‘ گیت کی وجہ سے شہرت پانے والے طائفے نے اپنے مقبول گیت میں یہ فریاد کر کے بڑے پتے کی بات کی ہے۔ ’’اتھے عبدالسلام نوں پچھدا کوئی نہیں‘‘ (یعنی یہاں عبدالسلام جیسے عبقری کی قدر کوئی نہیں پہچانتا) اگرچہ ہم عجیب و غریب قسم کے ایسے بے شمار یوم مناتے ہیں جن کو سرکاری طور پر باقاعدہ ہمارے کیلنڈر پر نمایاں کیا جاتا ہے لیکن ڈاکٹر عبدالسلام کے یوم پیدائش 29 جنوری کی سالگرہ بطور عبدالسلام ڈے منائے جانے کا دور دور تک کوئی عندیہ نہیں۔ واقعی پاکستان اپنے واحد نوبیل لاریٹ کے لائق نہیں!!

راحت کی نیند سوؤ ڈاکٹر سلام!

(روزنامہ ڈان (انگریزی) مورخہ 21 نومبر 2011ء)

افتخار عارف کا یہ شعر رہ رہ کر یاد آتا ہے۔

مٹی کی محبت میں ہم آشفتہ سروں سے
وہ قرض اتارے ہیں جو واجب بھی نہیں تھے

ڈاکٹر سلام کی پندرھویں برسی بغیر کسی تقریب کے گزر گئی

The Express Tribune (انگریزی) مورخہ 22 نومبر 2011ء میں صحافی شمس الاسلام کا ڈاکٹر عبدالسلام کی پندرھویں برسی کے حوالے سے ایک چشم کشا مضمون شائع ہوا۔ جس کا آزاد ترجمہ درج ذیل ہے۔

پیر 21 نومبر 2011ء کے دن پاکستان کے واحد نوبیل لاریٹ ڈاکٹر عبدالسلام کی پندرھویں برسی ان کی یاد منائے بغیر گزر گئی۔

طبیعات کے اس عبقری نے کوئی پچاسی سال قبل 29 جنوری 1926ء کو جھنگ کے چھوٹے سے قصبے میں جنم لیا۔ 1979ء میں ڈاکٹر عبدالسلام نے سٹیون وین برگ اور شیلڈن گلاشاؤ کے ساتھ کمزور نیوکلیائی قوت اور الیکٹرو مگنیٹک کی تاریخ ساز وحدت کی بنا پر نوبیل پرائز حاصل کیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے چالیس برس سے زائد عرصہ تک بنیادی ذراتی طبیعات میں تحقیق کی اور انہیں ڈاکٹریٹ سے قبل طبیعات کے میدان میں بے حد اہم اور نمایاں کام کرنے کی وجہ سے کیمبرج یونیورسٹی کی جانب سے Smith Prize دیا گیا۔ انہوں نے کیمبرج سے نظری طبیعات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی حاصل کی۔

ڈاکٹر سلام 1951ء میں اپنے وطن واپس آ گئے اور گورنمنٹ کالج لاہور میں ریاضیات کی تدریس شروع کی۔ 1954ء میں سلام کیمبرج یونیورسٹی کے لیکچرار کے طور پر بیرون ملک (انگلینڈ) روانہ ہو گئے اور اس کے بعد وہ سائنسی امور کے مشیر کے طور پر پاکستان آتے جاتے تھے۔

انہوں نے 1964ء میں اٹلی میں انٹرنیشنل مرکز برائے نظری سائنس (ICTP) قائم کیا۔ اس ادارے کا مقصد ترقی پذیر ممالک کے سائنس دانوں کو علم و مہارت مہیا کرنا ہے۔ انہوں نے نوبیل پرائز کے حصے کی پوری رقم ترقی پذیر ممالک کے سائنس دانوں کے لئے خرچ کر دی اور اس میں سے ایک پیسہ بھی اپنے یا اپنے خاندان پر صرف نہیں کیا۔ انہیں جو انعامی رقم ’’ایٹم برائے امن میڈل‘‘ سے حاصل ہوئی۔ اس سے انہوں نے ایک فنڈ قائم کر دیا تاکہ نوجوان پاکستانی ماہرین طبیعات ICTP (اٹلی) کے اخراجات ادا کر سکیں۔

اقوام متحدہ کی جانب سے تفویض کردہ عہدے

1۔ سائنٹفک سیکرٹری، جینوا کانفرنس (جوہری توانائی کے پرامن استعمال کے لئے) 1953ء تا 1955ء

2۔ منتخب کارکن بورڈ آف گورنرز TAEA وی آنا۔ 1962-1963ء

3۔ رکن مجلس مشاورت سائنس و ٹیکنالوجی، اقوام متحدہ 1964-1975ء

4۔ منتخب چیئرمین یو این مشاورتی کمیشن برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی 1971-1972ء

5۔ رکن مجلس قائمہ برائے اقوام متحدہ یونیورسٹی 1970-1973ء

6۔ رکن مجلس مشاورت، اقوام متحدہ یونیورسٹی 1981-1983ء

7۔ رکن کونسل، امن یونیورسٹی (Costa Rica) 1981-1986ء

8۔ منتخب چیئرمین، یونیسکو مجلس مشاورت برائے سائنس ٹیکنالوجی و معاشرہ 1981-1988ء

وطن عزیز کی جانب سے اعزازات

1۔ ستارہ امتیاز (1959ء)

2۔ تمغہ وایوارڈ حسن کارکردگی (1959ء)

3۔ نشان امتیاز (سب سے بڑا سول ایوارڈ) (1979ء)

جھنگ سے انور راجپوت کی مختصر تحریر

کل مورخہ 21 نومبر 2011ء کو پاکستان کے واحد نوبیل پرائز ہولڈر ڈاکٹر عبدالسلام کی پندرھویں برسی تھی۔ اگرچہ ان کے مذہبی اعتقادات کی وجہ سے ان کے آبائی وطن میں ان کا مذاق اڑایا گیا۔ لیکن انہوں نے اپنی وصیت میں پاکستان میں دفن ہونے کی خواہش کا اظہار کیا اور جب لندن میں ان کی وفات ہوئی۔ تو ان کا جسد خاکی بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان لایا گیا اور انہیں ربوہ میں دفن کیا گیا۔ انہوں نے سائنس اور خاص طور پر طبیعات میں قیمتی ورثہ چھوڑا ہے۔ پاکستانی طلباء اور ریسرچ کرنے والوں کو رشک بھرے جذبہ سے ان کی تقلید کرنی چاہئے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے تعصّبات کی وجہ سے ایسا نہیں ہو رہا۔

کس قدر ندامت کی بات ہے!

(ایکسپریس ٹریبون انگریزی مورخہ 22 نومبر 2011ء)

شاعر صادق نسیم نے کیا خوب کہا ہے۔

وہ میرا شعلہ جبیں موجۂ ہوا کی طرح
دیئے بجھا بھی گیا اور دیئے جلا بھی گیا!!

☆☆............☆............☆☆

4

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

بیت الواحد کا افتتاح اور خطاب۔ عمائدین کے تاثرات۔ فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

27 مئی 2015ء

(حصہ اول)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن مرکز، ربوہ، قادیان اور دنیا بھر کے مختلف ممالک کی جماعتوں کی طرف سے موصول ہونے والی ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ اس ڈاک کے علاوہ جرمنی کے افراد جماعت کی طرف سے بھی روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جنہیں حضور انور ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 41 فیملیز کے 138 افراد اور 30 احباب نے انفرادی طور پر شرف ملاقات پایا۔ اس طرح مجموعی طور پر 168 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز اور احباب نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ آج اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 45 جماعتوں سے آئی تھیں۔ جن میں سے بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ کاسل (Kassel) سے آنے والے 200 کلومیٹر، Osnabruck سے آنے والے 330 کلومیٹر، میونخ (Munchen) سے آنے والے 395 کلومیٹر، Hannover سے آنے والی فیملیز 350 کلومیٹر اور برلن (Berlin) سے آنے والے 550 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے اور جو چند گھڑیاں انہوں نے اپنا آقا کے قرب میں گزاریں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ اور ان کے بچوں کے لئے یادگار لمحات تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت ان کے لئے اور ان کے بچوں کے لئے مبارک فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا ایک بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس اور ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن اور ایڈیشنل وکیل المال لندن کو باری باری طلب فرمایا اور مختلف امور کے حوالہ سے ہدایات دیں۔

بعدازاں اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق Hanau شہر میں بیت الواحد کے افتتاح کی تقریب تھی۔

بیت الواحد Hanau تشریف آوری

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سفر پر روانگی کے لئے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور قافلہ بیت السبوح سے Hanau شہر کے لئے روانہ ہوا۔ فرینکفرٹ سے Hanau شہر کا فاصلہ 35 کلومیٹر ہے۔ پینتالیس منٹ کے سفر کے بعد چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت الواحد Hanau میں تشریف آوری ہوئی۔

مقامی جماعت کے افراد مرد وخواتین، جوان بوڑھے، بچے بچیاں صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی بابرکت آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے ان کے لئے آج کا دن کسی عید سے کم نہ تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ان کی سرزمین پر پہلی دفعہ پڑ رہے تھے ہر کوئی بے حد خوش تھا اور اپنے پیارے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔ جونہی حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے بیت کے احاطہ میں داخل ہوئی تو احباب جماعت نے بڑے پُرجوش، والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے اور بچوں اور بچیوں کے گروپس نے اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے لوائے احمدیت اور جرمنی کا قومی پرچم لہراتے ہوئے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین اپنے پیارے آقا کے دیدار اور شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

صدر جماعت Hanau مکرم مبارک احمد چٹھہ صاحب، لوکل امیر مکرم احسان الحق صاحب اور مربی سلسلہ مکرم ارباب احمد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

اس موقعہ پر Hanau شہر کے Claus Kaminsky صاحب اور نیشنل ممبران پارلیمنٹ Frau Muller صاحب، Frau Schulz، Frau Christine Asche صاحبہ، Buchholz صاحبہ بھی اس تقریب میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان سبھی احباب نے بھی حضور انور کا استقبال کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

بیت الواحد کا افتتاح

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے اندرونی حصہ میں تشریف لے گئے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ اس بیت کا افتتاح عمل میں آیا۔

بیت الواحد کا معائنہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت، اس سے ملحقہ ہالز اور دیگر دفاتر وغیرہ کا معائنہ فرمایا۔ مردانہ ہال کے علاوہ خواتین کے لئے علیحدہ ہال ہے اور اس کے علاوہ ایک ملٹی پرپز ہال ہے۔ ان تینوں ہالوں میں مجموعی طور پر قریباً ایک ہزار افراد کے لگ بھگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں صدر جماعت اور خدام، انصار، کے دفاتر کے علاوہ ایک جماعتی کچن اور لائبریری بھی بنائی گئی ہے۔ لجنہ کے لئے ان کے علیحدہ تین دفاتر ہیں۔

قبل ازیں یہ جگہ ایک سپر مارکیٹ تھی۔ جسے بہت سی تبدیلیوں کے ساتھ بیت کی صورت میں تبدیل کیا گیا ہے۔

معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ ہال میں بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت کے بیرونی احاطہ میں بادام کا پودا لگایا۔ اسی طرح Hanau شہر کے میئر Claus Kaminsky صاحب نے بھی بادام کا ایک پودا لگایا۔

افتتاحی تقریب

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے بیرونی احاطہ میں نصب مارکی کے اندر تشریف لے آئے۔ جہاں بیت الواحد کے افتتاح کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا جو عزیزم کاشف احمد جنجوعہ طالب علم درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ جرمنی نے کی اور بعدازاں اس کا جرمن زبان میں ترجمہ عزیزم مصدق احمد جنجوعہ نے پیش کیا۔

ایڈریس امیر صاحب جرمنی

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا۔ Hanau شہر دو سو سال قبل دو مختلف علاقوں میں تقسیم تھا۔ 1903ء میں اس کو شہر کا درجہ دیا گیا اس کے ایک حصہ میں ہالینڈ سے آکر لوگ آباد ہوئے۔ اس شہر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہاں بہت سے علمی، ادبی لوگ آباد ہوئے۔ نپولین بھی کچھ عرصہ یہاں رہا۔

دوسری جنگ عظیم میں یہ شہر مکمل طور پر تباہ ہوا اور اس شہر کی آبادی صرف دس ہزار باقی رہ گئی۔ اب شہر کی آبادی نوے ہزار ہے اور شہر بڑھ رہا ہے۔ ہماری بیت اس شہر کی ترقی کا ایک حصہ ہے۔

اس شہر میں جماعت سال 2001ء سے موجود ہے اور 370 افراد پر مشتمل ہے۔ یہاں جماعت نئے سال کے آغاز پر صفائی، Charity Walk، Benefit Game یونیورسٹیز میں لیکچر، شجرکاری اور دیگر مختلف پروگرام کرتی ہے۔

بیت کے حوالہ سے امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ قبل ازیں یہاں اس جگہ پر ایک Aldi Market ہوتی تھی۔ نئے طور پر بیت کی تعمیر کے حوالہ سے بہت محنت سے کام کرنا پڑا ہے۔

اس قطعہ زمین کا رقبہ قریباً 6000 مربع میٹر ہے اس تمام قطعہ زمین اور عمارت کی خرید اور پھر اس پر عمارت میں تبدیلی اور نئی تعمیرات پر مجموعی خرچ 1.1 ملین یورو ہوا ہے۔ اس بیت کے دو بلند مینار ہیں اور ان کی اونچائی 12 میٹر ہے۔ بیت کے بیرونی احاطہ میں 104 گاڑیوں کے لئے پختہ پارکنگ موجود ہے۔ یہ جگہ 13 ستمبر 2012ء کو خریدی گئی اور 22/ اپریل 2014ء کو یہاں تعمیرات کا کام شروع ہوا اور آج اس کا افتتاح ہو رہا ہے۔

لارڈ میئر Hanau کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد Hanau شہر کے لارڈ میئر Claus Kaminsky صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے کہا عزت مآب خلیفۃ المسیح ! مجھے آج بہت خوشی ہے کہ احمدیہ جماعت Hanau شہر کی بیت کا افتتاح ہو رہا ہے اور میں اس موقع پر موجود ہوں۔

موصوف میئر نے کہا کہ شروع سے ہی انہوں نے اور انتظامیہ نے بیت کی تعمیر کے حوالہ سے ہمسایوں کو اور اردگرد کی فرموں کو اطمینان اور سکون دلوایا اور ان کے تحفظات کو دور کیا اور ان کے تحفظات دور کرنے میں اس وجہ سے بھی آسانی رہی کیونکہ جماعت احمدیہ نہایت ہی رواداری اور پیار سے پیش آنے والی جماعت ہے۔

میئر صاحب نے کہا کہ Multifunctional Hall کی دیوار پر انہیں جماعت کا یہ ماٹو پڑھنے کو ملا کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ یہ بہت ہی پیارا ماٹو ہے اور یہ بات بہت عمدہ ہے کہ اس ہال میں لگایا گیا ہے جہاں بین المذاہب میٹنگز ہوں گی۔

میئر صاحب نے بتایا کہ پوری دنیا قریب ہو رہی ہے اور باہم اکٹھی ہو رہی ہے اور Hanau شہر میں 127 مختلف قوموں کے لوگ آباد ہیں اور بیس مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔

جماعت احمدیہ کو جو یہاں سٹیٹس دیا گیا ہے اور جماعت اپنے حقوق میں ہر چیز کے برابر ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ اعلیٰ اقدار کی پاسداری کرتی ہے۔

میئر نے کہا اس بیت میں ایک دوسرے سے رواداری اور ایک دوسرے کے احترام کا معاشرہ پیدا ہوگا۔ یہ گھر سب کے لئے کھلا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں اس بیت کا افتتاح ہوا ہے۔

دیگر عمائدین کے ایڈریسز

بعد ازاں صوبہ Hessen کے ضلعی کمشنر Eric Pipa صاحب جو ممبر پارلیمنٹ بھی ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آج اس افتتاح کے موقع پر موجود ہوں آج کے دن ہم سب اس جگہ اس خاص مقصد کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ یہ اس بات کی نشانی ہے کہ ہم کھل کر اس تقریب کو منا رہے ہیں۔ جماعت کا یہاں بیت بنانا اس بات کے اظہار کے لئے بالکل درست راہ ہے کہ آپ اس جگہ امن کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہتے ہیں اسی طرح آپس میں اتفاق پیدا کیا جا سکتا ہے۔

ہمیں اس بات سے خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ معاشرہ میں امن پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اسی طرح یہ جماعت Integration میں پیش پیش ہے۔ ان کا ماٹو امن سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اس بات کا واضح ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ یہاں اپنا خطبہ جمعہ جرمن زبان میں بھی ضرور دیتی ہے جو خوش آئند بات ہے۔ جرمنی میں 4.1 ملین مسلمان آباد ہیں اور ان کی 210 مساجد یہاں موجود ہیں۔ 153 مختلف قوموں کے لوگ ہمارے ضلع Main Kinzig-Kreis میں آباد ہیں اور سب باہم مل کر امن اور محبت سے رہتے ہیں۔

بعد ازاں ممبر نیشنل پارلیمنٹ جرمنی Frau Muller صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! آج مجھے اس بات سے بہت خوشی ہے کہ میں احمدیہ جماعت کی بیت کے افتتاح کی تقریب میں شامل ہوں یہ خدا تعالیٰ کا گھر شہر میں ایک اضافہ ہے۔ بیت کی تعمیر اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ ہم امن اور رواداری کے ساتھ مل جل کر رہ سکتے ہیں۔ آپ کا ماٹو جو ملٹی فنکشنل ہال میں دیوار پر آویزاں ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ یہ اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ ہماری طرف امن اور محبت کا ہاتھ بڑھا رہی ہے۔ موصوف نے کہا مذہب اسلام جرمنی میں تعداد کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر ہے۔ ہمارے لئے ایک ساتھ رہنا کافی نہیں بلکہ ہم مل جل کر رہنا چاہتے ہیں۔ بیت کی تعمیر بتاتی ہے کہ یہ احمدیوں کا وطن ہے۔ احمدی ایک دوسرے کے احترام و اکرام پر زور دیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک منظم جماعت ہے اور دین کی تعلیم کو ہر زمانے کے لحاظ سے خوبصورت انداز میں پیش کرتی ہے اور آج صوبہ Hessen میں (-) تنظیموں میں سے احمدیوں کو ہی یہ حق حاصل ہے کہ وہ سکولوں میں دین حق کی تعلیم دے سکیں۔

اس کے بعد ممبر نیشنل پارلیمنٹ جرمنی Frau Schulz-Asche نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج مجھے بہت خوشی ہے کہ میں بیت کے افتتاح کے موقع پر شامل ہو رہی ہوں اور مختصر بات کر رہی ہوں۔ اس سے قبل میں Floersheim شہر کی بیت کے افتتاح کے موقع پر بھی موجود تھی۔

موصوفہ نے کہا جب دین کی تعلیم کے بارہ میں خدشات پائے جاتے ہیں تو پھر یہ ضروری ہے کہ ہم سب مل کر امن کا پیغام دیں اور آج یہاں احمدیہ بیت کی تعمیر بتاتی ہے کہ ہم سب مل جل کر امن اور محبت اور بھائی چارہ کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اور یہ بیت اس بات کا بھی واضح اظہار ہے کہ یہ احمدیوں کا وطن ہے۔

موصوفہ نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ احمدیہ جماعت بالکل وقت کے مطابق دین کی تعلیم پیش کرتی ہے اور مرد اور عورتوں کے حقوق، فرائض اور مساوات پر زور دیتی ہے۔

موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ احمدیہ جماعت اب تو ہمارے لئے Indispensable ہوگئی ہے۔ جس کی ایک وجہ جرمن سکولوں کے لئے دین کی تعلیم کا نصاب اور پھر اس کی تدریس کے لئے اساتذہ کا تیار کرنا ہے۔ جہاں سکولوں میں دوسرے بچے دین کی تعلیم حاصل کرتے ہیں وہاں احمدی بچے بھی دین کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ اپنے مختلف پروگراموں اور رفاہ عامہ کے کاموں کے ذریعہ ترقی کر رہی ہے اور خدمت بھی کر رہی ہے۔ آخر پر میری خواہش ہے کہ یہ بیت ہم سب کے ملنے جلنے کی جگہ ہو تا کہ ایک دوسرے کو بہتر طور پر جان سکیں۔

بعد ازاں نیشنل جرمن پارلیمنٹ کی ممبر Frau Christine Buchholz نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

آج جماعت احمدیہ کے ممبران کے لئے بہت خوشی کا دن ہے کہ ایک چھوٹے سے کمرے میں نہیں بلکہ ایک بڑی بیت کے اندر اپنے مذہب پر عمل کر سکیں۔ اس بیت کی تعمیر ان لوگوں کے لئے بھی ایک متاثر کن نشان ہے جو شدت پسند ہیں اور انسانوں کے درمیان تفرقہ اور نفرت ڈالتے ہیں۔

بیوت کا افتتاح یہ پیغام بھی دیتا ہے کہ سب کو مذہبی آزادی ہے کہ اپنے مذہب پر جس طرح چاہیں عمل کریں۔

موصوفہ نے کہا بیت کے افتتاح کے حوالہ سے پریس میں بعض منفی باتیں بھی آئی ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم یہ منفی باتیں کریں، ضروری بات یہ ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کے مثبت اقدام کا ذکر کریں۔ ان کی خدمات کا ذکر کریں۔ ان کے کاموں کا ذکر کریں کہ کس طرح یہ خدمت کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہیں۔

ہم ان چیزوں پر بات کریں جن پر سیاستدان بات نہیں کرتے، پاکستان میں جماعت کو مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، سعودی عرب میں بھی احمدیہ افراد پر ظلم ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہمارے سیاستدان ایسے معاملات میں احمدیوں کی مدد کریں۔ یہاں کیس پاس ہونے کے بعد ان کی فیملیز کو بلوانے میں مدد دیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ اب ہمارے روابط مزید بڑھیں گے اور اس بیت کی تعمیر سے ہمارا تعلق اور بھی اچھا ہوگا۔

مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد سات بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

تمام معزز مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ امن اور سلامتی میں رکھے۔ اس کے بعد تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو وقت نکال کر ہمارے اس فنکشن میں تشریف لائے اور اس وقت جو تعداد یہاں کے مہمانوں کی مجھے نظر آ رہی ہے جن میں سے اکثریت احمدی نہیں ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہاں کے رہنے والے لوگ کھلے دل کے لوگ ہیں اور جاننا چاہتے ہیں کہ ان کے ہمسایوں میں آ کے کون لوگ بسے ہیں اور یہی ثبوت ہے ان کے کھلے دل ہونے کا کہ وہ یہاں تشریف لائے اور اس (بیت) کے افتتاح کے موقع کو رونق بخشی۔

(بیوت) کا افتتاح ایک مذہبی فنکشن ہے اور اس مذہبی فنکشن میں ایسے لوگوں کا آنا جن کا اس مذہب سے کوئی تعلق نہیں میرے نزدیک ایک بہت بڑی بات ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ لوگ چاہتے ہیں کہ اس شہر کے لوگ آپس میں پیار اور محبت سے مل جل کے رہیں۔ پس اس بات پر میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور تمام مقررین کا بھی جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بڑا کھل کر اظہار کیا اور یہ شکریہ ادا کرنا میرا فرض ہے۔ ایک دینی فریضہ بھی ہے اور ایک اخلاقی فریضہ بھی ہے کیونکہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر تم انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتے تو تم خدا تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا کرنے والے نہیں ہو۔ پس جو لوگ ایک (بیت) اس لئے بنا رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کی جائے اس عبادت کے ساتھ اس کا شکر گزار بندہ بنا جائے وہ یہ کس طرح برداشت کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل نہ کرتے ہوئے اللہ کے رسول کے حکم پر عمل نہ کرتے ہوئے ان لوگوں کا شکریہ ادا نہ کریں جو ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے ہیں۔ مل جل کر رہنے والے ہیں۔ پس یہ میرا شکریہ ادا کرنا ایک میرا دینی فریضہ بھی بن جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارے یہاں کے نیشنل امیر صاحب نے اپنے خیالات کے اظہار میں یا شہر کے تعارف میں کہا کہ شہر میں بہت سارے علمی اور ادبی لوگ بھی پیدا ہوئے، مختلف قسم کے دوسرے لوگ بھی آئے۔ شہروں کی ایک حقیقت تو یہی ہوتی ہے کہ شہروں میں بسنے والے مختلف طبقات ہوتے ہیں، مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ نہ کسی شہر کو اس لئے برا کہا جا سکتا ہے کہ وہاں کے چند لوگ شدت پسند ہیں اور نہ کسی شہر کی خوبی صرف اتنی ہے کہ وہاں پہ چند اچھے لوگ رہتے ہیں بلکہ شہر تو مجموعہ ہے لوگوں کا اور جب اکثریت اچھے لوگوں کی ہو جو پیار اور محبت سے رہنے والے ہوں تو شہر کی یہی سب سے بڑی خوبی ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی یہ شہر بڑا خوش قسمت ہے کہ یہاں کی اکثریت بہت اعلیٰ اخلاق رکھنے والے لوگوں کی ہے۔

اس (بیت) کی جگہ کے بارہ میں بتایا گیا ہے کہ یہاں ایک سپر مارکیٹ ہوتی تھی اور ایک سپر مارکیٹ میں لوگ اپنی گروسری خریدنے کے لئے، شاپنگ کرنے کے لئے اور مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جاتے ہیں اور رقم خرچ کرتے ہیں۔ لیکن یہاں اس سپر مارکیٹ کو، اب جو (بیت) میں تبدیل کیا گیا ہے تو اس میں دنیاوی اور مادی چیزیں تو نہیں ملیں گی۔ لیکن یہ جو ایک خدا کا گھر بنایا گیا ہے۔ اس خدا کا گھر، جس نے کہا کہ میری عبادت بھی کرو اور اعلیٰ اخلاقی قدروں کا اظہار بھی

کرو۔ اپنے ہمسایوں کے حقوق بھی ادا کرو اور امن اور محبت کی فضا بھی قائم کرو۔ پس اب اس جگہ، شہر کے لوگوں کے لئے یہاں رہنے والوں کے لئے یہ روحانی مال میسر آئے گا۔ یہ چیزیں میسر آئیں گی جو بغیر کسی قیمت کی ادائیگی کے میسر آسکتی ہیں اور انشاء اللہ یہاں آنے والے، یہاں رہنے والے احمدی اس (بیت) کو آباد کرنے والے احمدی، اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے والے ہوں گے اور ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ (بیت) بننے کے بعد اس کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ اس نے (بیت) کے حق کو اگر ادا کرنا ہے تو اس (بیت) میں آکر خدائے واحد کی صرف عبادت کرنا کافی نہیں ہے۔ بلکہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ بھی ضروری ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اپنے ہمسایوں کے حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ محبت اور پیار کی فضا کو پہلے سے زیادہ بہتر کرنے کی ضرورت ہے اور یہاں آنے والے ہر شخص کو یہ احساس دلانے کی ضرورت ہے کہ یہ گھر جو ہم نے خدا کے نام پہ بنایا ہے صرف عبادت کرنے والا گھر نہیں ہے۔ بلکہ یہاں سے محبت اور پیار کی باتیں آپ تک پہنچیں گی۔

محبت اور پیار کے تحفے آپ کو دیئے جائیں گے اور یہی وہ اصل حقیقت ہے جو (بیت) کی ہونی چاہئے اور ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

......جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جو اس زمانہ میں اس مسیح موعود اور مہدی موعود کو ماننے والی ہے جس نے آکے ہمیں یہ بتایا کہ (دین) محبت پیار اور بھائی چارہ کی تعلیم دیتا ہے۔ ہمیں بتایا کہ تم اس خدا کو ماننے والے ہو، اس خدا کی عبادت کرنے والے ہو جس نے قرآن کریم کی پہلی سورۃ میں ہی ہمیں یہ حکم دے دیا کہ میں رب العالمین ہوں۔ میں صرف مسلمانوں کا رب نہیں۔ مسلمانوں کا خدا نہیں۔ میں عیسائیوں کا بھی رب ہوں۔ میں یہودیوں کا بھی رب ہوں۔ میں دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کا بھی رب ہوں۔ حتیٰ کہ میں ہر انسان کا رب ہوں۔ حتیٰ کہ تمام مخلوق کا رب ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ کی یہ ربوبیت ہمیں بتاتی ہے کہ خدا تعالیٰ سب کو پالنے والا ہے، سب کی پرورش کرنے والا ہے سب کی زندگی کے سامان پیدا کرنے والا ہے اور سب کو زندگی دینے والا ہے۔

پس جب ہم اس خدا کی عبادت کرتے ہیں جو سب کی پرورش کرنے والا ہے تو پھر ایک حقیقی احمدی (-) کی خصوصیت تب ہی ہوسکتی ہے جب وہ اپنے ہمسایوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی اس صفت پر عمل کرتے ہوئے، لوگوں کو یہ احساس دلائے کہ میرے سے تمہیں نقصان نہیں پہنچے گا۔ بلکہ اگر تمہیں میری مدد کی ضرورت ہو تو میں ہر مدد کے لئے تیار ہوں۔ میں تمہارے لئے ہر قسم کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تمہاری پرورش کرنا جو میرے خدا کا کام ہے، اگر میرے میں طاقت ہے تو اس کے لئے بھی اور ہر یتیم کے لئے، ہر بیمار کے لئے، ہر ضرورت مند کے لئے میں آگے آنے والا ہوں۔

پس جب ہم اللہ تعالیٰ کے لئے یہ کہتے ہیں کہ وہ رب العالمین ہے اور جب اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ مجھے ماننے والے میری صفات کو بھی اختیار کریں تو یہ صفت بھی ہمیں اختیار کرنی چاہئے اور تب ہی ہم حقیقی (مومن) بھی بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی، آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ فرمایا کہ بندوں کی خدمت میں آگے بڑھو۔ آپ نے جب نبوت کا دعویٰ کیا اس سے پہلے مکہ میں ایک تنظیم قائم تھی خدمت انسانیت کے لئے خدمت خلق کے لئے کچھ اچھے صاحب حیثیت لوگ جمع ہوئے اور انہوں نے کہا ہم خدمت کریں گے۔ لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کریں گے۔ لوگوں کی تکلیفوں کو دور کریں گے اور آپ ﷺ اس میں شامل ہوئے اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے مقام سے سرفراز فرمایا اور اس وقت آپ پہلے سے بڑھ کر انسانیت کی خدمت کرنے والے بن گئے تب بھی آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ گو کہ میں نبی ہوں گو کہ میرے ماننے والے انسانیت کی خدمت کررہے ہیں۔ لیکن وہ تنظیم جو اسلام سے پہلے قائم ہوئی تھی اور جس میں اب بھی غیر مسلم لوگ شامل ہیں، چاہے وہ غیر مسلم ہوں اگر مجھے بلائیں کہ اس تنظیم میں شامل ہو جاؤ اور انسانیت کی خدمت کرو تو میں خوشی سے جاؤں گا اور اس میں شامل ہو کر انسانیت کی خدمت کروں گا۔

تو یہ مقام ہے ایک (مومن) کا، ایک حقیقی (مومن) کا، ایک احمدی (مومن) کا کہ کس طرح وہ انسانیت کی خدمت کو ترجیح دیتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے بعض جگہ یہ بھی فرمایا کہ تمہاری عبادتیں بعض دفعہ خدمت انسانیت کے کاموں کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں یا بعض دفعہ تمہاری عبادتوں کی بہ نسبت خدمت انسانیت کے، کم ترجیح ہے۔ یا بعض دفعہ اگر تمہیں انسانیت کی خدمت کے لئے بلایا جائے یا کسی انسان کی تکلیف دور کرنے کے لئے بلایا جائے تو تم عبادت کو چھوڑو اور پہلے اپنے بھائی کی تکلیف دور کرو۔ پس یہ ہے وہ تعلیم اس حقیقی (مومن) کی جو (بیت) میں عبادت کے لئے آتا ہے اور یہ تعلیم اس کو عمل کرنے کے لئے دی گئی ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میئر صاحب نے یہاں تقریر کی۔ ان کا میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اور یہاں کی کونسل نے یہاں کے سیاستدانوں نے اس (بیت) کے قیام کے لئے بھرپور کوشش کی اور پھر صرف انتظامیہ کی مدد سے (بیت) نہیں بن سکتی تھی۔ جب تک ہمارے ہمسائے اور یہاں کے مقامی لوگ بھی اس میں شامل نہ ہوتے۔ پس میں آپ سب کا اس لحاظ سے بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے ہماری (بیت) کی تعمیر میں، اس کے قائم کرنے میں مدد کی اور ایک گھر احمدی (-) کو اس لئے مہیا کر دیا کہ وہ اپنے خدا کی عبادت کرسکیں اور یہاں اکٹھے ہو کر جمع ہو کر انسانیت کی خدمت کے منصوبے بناسکیں۔ یہاں کے شہریوں کی خدمت کے لئے اپنی پلاننگ کرسکیں اور ان شہریوں کو جگہ مہیا کرسکیں کہ وہ یہاں آئیں اور اپنے فنکشن کریں۔

ہماری (بیوت) تو ہر ایک کے لئے کھلی ہوتی ہیں اور اسی لئے بعض جگہ پہ ملٹی پرپز ہال بھی بنائے جاتے ہیں۔ اسی لئے کہ جو بھی فنکشن ہوں، بیشک غیر...... کے بھی ہوں وہاں آکے آرام سے کرسکتے ہیں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میئر صاحب نے ایک بڑی اچھی بات کی کہ دنیا اکٹھی ہورہی ہے۔ یہ بات میں اکثر جگہ بیان کرتا ہوں۔ وہ زمانہ ختم ہوگیا جب دنیا میں فاصلے ہوتے تھے۔ اب فاصلے سمٹ گئے ہیں۔ سفر کے فاصلے بھی سمٹ گئے ہیں اور رابطوں کے فاصلے بھی سمٹ گئے ہیں۔ اگر سفر مہینوں کا گھنٹوں میں طے ہونے لگا ہے تو رابطوں کے فاصلے، مہینوں کے سیکنڈز کے اندر اندر طے ہونے لگے ہیں۔ بلکہ سیکنڈ سے بھی کم حصہ میں طے ہونے لگے ہیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ خبر پہنچ جاتی ہیں۔ پس جب ایسی صورتحال ہو تو دنیا ایک دوسرے کو جان لیتی ہے۔ ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت حاصل کرلیتی ہے۔ اب ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے دوسو چھ ممالک میں ہیں، یہاں اس شہر میں جو کچھ ہورہا ہے وہ چند سیکنڈ میں مثلاً اس جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی چند سیکنڈ میں یا اس سے تھوڑی دیر کے بعد یہی فنکشن ساری دنیا کے احمدی جان لیں گے۔ بلکہ نہ صرف احمدی لوگ بلکہ احمدی لوگوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی جان لیں گے۔ بلکہ بعض جگہ ایسی صورتحال بھی ہے کہ وہاں کے مقامی ٹی وی چینل اور ریڈیو خبریں دیتے ہیں۔ ان کو بھی پتا لگ جائے گا وہ بھی شائد یہ خبر دے دیں۔ تو اتنے فاصلے سمٹ گئے ہیں کہ ایک شہر جس کی آبادی نوے ہزار کہی جاتی ہے، اس شہر میں ہونے والے اس پروگرام کی خبر دنیا کے ہر ملک میں پھیل جائے گی۔ تو اس سے زیادہ اور کیا دلیل فاصلے سمٹنے کی ہوسکتی ہے۔

اس چھوٹے سے شہر میں باوجود اس کے کہ اس کی آبادی نوے ہزار ہے مجھے یہ سن کے حیرت ہوئی کہ یہاں ایک سو ستائیس قومیں رہتی ہیں اور محبت اور پیار سے رہتی ہیں۔ اتنی مختلف قسم کی نسلوں اور قوموں کا یہاں رہنا یہی بتاتا ہے کہ اس شہر کے لوگوں میں کھلے دل ہونے کی نہ صرف صلاحیت ہے بلکہ اس کا اظہار ان کے عمل سے بھی ہوتا ہے۔ پس اس شہر کے رہنے والوں کی یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے اور میری دعا ہے کہ یہ خوبی ہمیشہ ان لوگوں میں قائم رہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں نے کہا کہ ہمارے پیدا کرنے والے نے ہمیں بتایا کہ تم میری صفات کو اختیار کرو۔ اس نے ہمیں کہا کہ ایک دوسرے سے محبت اور پیار رکھو۔ اس نے محبت اور پیار ہماری فطرت میں پیدا کیا ہے۔ لیکن بعض دفعہ بعض مفاد پرست عناصر فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دلوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں سے بچنا ہر عقلمند انسان کا کام ہے اور جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے اگر ہمارے میں کوئی فتنہ ڈالنے کی کوشش کرے بھی، یہ کہنے کی کوشش کرے بھی کہ فلاں آپ کے خلاف بول رہا ہے یا فلاں نہیں بول رہا تو اگر ضرورت ہو تو قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہم ضرور اس کا جواب دیتے ہیں۔ لیکن بلاوجہ کی رنجشیں پیدا کرکے اور فساد پیدا کرکے ماحول کو بگاڑنے کی کوشش نہیں کرتے اور میرا خیال ہے کہ یہ نمونہ آپ نے یہاں جماعت میں یقیناً دیکھا ہوگا اور اس (بیت) کے بننے کے بعد اس نمونہ کا اظہار مزید کھل کر انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہوگا۔

پس میں یہاں کے مہمانوں سے، یہاں کے شہریوں سے یہ بھی درخواست کروں گا کہ اس محبت اور پیار اور بھائی چارہ اور آپس میں مل جل کے رہنے کی خوبی کو ہم نے ہمیشہ قائم رکھنا ہے اور اگر کوئی فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ہم نے مل کر اس کو ختم کرنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اس بارہ میں ہر قدم میں آپ کے ساتھ ہوگی اور بلکہ سب سے آگے ہوگی۔ آج دنیا کو شدت پسندی کی بجائے محبت کی ضرورت ہے۔ پیار کی ضرورت ہے۔ بھائی چارہ کی ضرورت ہے۔ آپس کے تعلق کی ضرورت ہے۔ پس اگر ہم نے دنیا میں محبت اور پیار پیدا کرنا ہے تو ہر سطح پر، ہر شہر کی سطح پر، ہر علاقہ کی سطح پر، ہر ملک کی سطح پر اور دنیا کی سطح پر آپس میں برداشت اور محبت اور پیار کو پیدا کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرنی پڑے گی اور مل جل کر اس کام کو کرنا پڑے گا۔ مختلف قومیں ہیں، مختلف مذاہب ہیں، مختلف قبیلے ہیں جو خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں لیکن ایک چیز اللہ تعالیٰ نے سب کو کہی کہ تم لوگ فساد کرنے والے لوگوں کی باتوں میں نہ آؤ۔ بلکہ آپس میں محبت اور پیار کو بڑھاؤ اور یہی وہ تعلیم ہے جس کو ہم ہر جگہ پھیلاتے بھی ہیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں نے اور میئر صاحب نے بھی اس کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ کی یہ (بیت) ہر ایک کے لئے کھلی ہے اور یہ یقیناً کھلی ہے۔ اس لئے کھلی ہے تا کہ ہمارے آپس میں محبت اور تعلقات بڑھیں۔ یہاں مختلف پارلیمنٹیرین نے بھی خطاب کیا۔ سیاستدانوں نے خطاب کیا کہ امن کو برباد کرنے والے بہت سارے لوگ ہیں جو برباد کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا ان کا کام ہی فساد ہے۔ پس ہم نے ان فسادیوں سے بچنا ہے اور یقیناً ایک عقلمند انسان کا کام ہے کہ فسادیوں سے بچا جائے اور محبت اور پیار کو قائم کیا جائے۔ دنیا نے

آپس کے تعلقات کو خراب کر کے، فساد پیدا کر کے، جھگڑے اور لڑائیاں پیدا کر کے، کیا حاصل کیا ہے۔

گزشتہ جو دو جنگ عظیم ہوئی ہیں ان میں ہم نے یہی دیکھا کہ دنیا تباہ ہوئی اور کئی دسیوں ملین لوگ اس دنیا سے چلے گئے اور جنگوں سے اپنی جانیں گنوا بیٹھے۔ پس امن ہی اصل چیز ہے اور امن سے ہی انسانیت کی قدریں قائم ہوتی ہیں اور امن قائم ہوتا ہے محبت اور پیار اور آپس کے تعلقات پیدا کرنے سے اور دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے سے، پس یہ باتیں ہیں جو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں کہ ہم نے امن کے قائم کرنے کے لئے ہر سطح پر محبت اور پیار کو رائج کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم امن قائم کرنے کے لئے ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ تم نے ہر مذہب کی عبادت کرنے والے کی حفاظت کرنی ہے اور ہر مذہب کی عبادت گاہ کی حفاظت کرنی ہے۔ قرآن کریم میں یہی حکم آیا ہے کہ اگر ان فساد کرنے والے لوگوں اور مذہب کو ختم کرنے والے لوگوں کے ہاتھوں کو نہیں روکو گے تو یہ نہ کسی چرچ کو باقی رہنے دیں گے نہ کسی Synagogue کو باقی رہنے دیں گے نہ کسی اور عبادت خانہ کو باقی رہنے دیں گے اور نہ کسی (بیت) کو باقی رہنے دیں گے۔ مطلب یہ کہ یہاں آکر عبادت کرنے والوں کے دلوں میں فساد اور کدورتیں پیدا کریں گے۔ جس کی وجہ سے پھر یہاں (بیوت) میں یا عبادت گاہوں میں پیار اور محبت کی تعلیم دینے کی بجائے فساد کی تعلیم دی جائے گی اور پھر یہ بھی ہے کہ یہ لوگ نہیں چاہتے کہ پیار اور محبت کی جگہیں دنیا میں قائم ہوں۔ جبکہ جتنی مذہبی عبادت گاہیں ہیں وہ پیار اور محبت کی تعلیم دینے کے لئے قائم کی گئی ہیں۔ پس قرآن کریم ہمیں کہتا ہے کہ تم صرف (بیت) کی حفاظت نہ کرو بلکہ ہر مذہب کے ماننے والے کی عبادت گاہ کی حفاظت کرو۔

پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جس پر ہم عمل کرتے ہیں اور یہی وہ حقیقی نسخہ ہے جو قرآن کریم نے ہمیں دیا ہے۔ جس سے آپس میں مذاہب کی محبت بھی پیدا ہوتی ہے اور ایک دوسرے سے تعلق بھی پیدا ہوتا ہے اور ایک دوسرے کے جذبات کا اور احساسات کا خیال بھی رکھا جاسکتا ہے۔ بلکہ قرآن کریم تو ہمیں یہ بھی کہتا ہے کہ تم، جو بتوں کی عبادت کرنے والے ہوان کے بتوں کو بھی برا نہ کہو کیونکہ جواب میں وہ تمہارے خدا کو برا کہیں گے اور پھر اس کے نتیجہ میں دنیا میں فساد پیدا ہوگا اور یہ کسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو برداشت نہیں کہ حقیقی (مومن) اس فساد میں Involve ہو اور جو لوگ اس قسم کے کاموں میں ملوث ہیں جو فساد پیدا کر رہے ہیں، چاہے (-) ہوں وہ (دین) کی تعلیم سے ہٹے ہوئے ہیں۔ وہ (دین) کو بدنام کرنے والے ہیں۔ (دین) کی تعلیم تو پیار اور محبت کی تعلیم ہے اور جہاں کہیں سختی کا حکم ہے تو وہاں امن اور سلامتی قائم کرنے کے لئے سختی کا حکم ہے۔ نہ کہ غلط قسم کے مفادات حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اسی طرح ایک حقیقی (مومن) کا فرض ہے کہ تمام دنیا کے مذاہب کے جو بانی ہیں ان کی عزت کرے تمام مذاہب کے جو انبیاء ہیں ان کی عزت کرے اور ہم سب انبیاء کو مانتے ہیں اور سب کی عزت اور احترام کرتے ہیں اسی لئے ہم دوسرے مذاہب سے یہی درخواست کرتے ہیں کہ آپ لوگ بھی رسول کریم ﷺ کی عزت اور احترام کریں تا کہ دنیا میں امن اور پیار اور محبت قائم ہو تا کہ (-) کے جذبات مجروح نہ ہوں اور محبت اور پیار کی فضا قائم کر کے ایک دوسرے کے پیار کو جیتنے والے بنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بانی جماعت احمدیہ نے ہمیں بتایا کہ یقیناً وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا جو نبی بن کر آئے جنہوں نے مذاہب کی بنیاد ڈالی وہ لوگ سچے اور نیک لوگ تھے۔ پاک اور صاف لوگ تھے۔ امن اور پیار اور محبت کرنے والے لوگ تھے۔ تب ہی تو کروڑوں انسانوں نے ان کو مانا اور ان کے پیچھے چلے۔ پس جب ایسے لوگ جنہوں نے لاکھوں کروڑوں انسانوں کی حالت کو بدلا اور ان کا تعلق اپنے پیدا کرنے والے خدا سے بھی پیدا کیا اور آپس میں ایک دوسرے سے محبت قائم کرنے کی کوشش کی تو ان لوگوں کی عزت اور احترام کرنا ہمارا فرض ہے۔ پس یہ ہے اس (بیت) کا مقصد اور ہر اس (بیت) کا مقصد جو جماعت احمدیہ دنیا میں قائم کرتی ہے اور جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 206 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ (بیوت) مختلف شہروں میں بنتی ہیں، مختلف ملکوں میں بن رہی ہیں۔ قصبوں میں اور گاؤں میں بن رہی ہیں اور ہر جگہ اس خوبصورت تعلیم کو ہم پھیلاتے ہیں اور یہی وہ خوبصورت تعلیم ہے جو مختلف قوموں میں آپ کو ہر جگہ نظر آئے گی اور یہی جماعت احمدیہ کی خوبصورتی ہے کہ جہاں بھی جائیں وہاں ہر احمدی چاہے وہ افریقہ کے ممالک ہوں یا ایشیا کے ممالک ہوں یا امریکہ کے ممالک ہوں یا یورپ کے ممالک ہوں یا فارایسٹ کے ممالک ہوں یا آسٹریلیا ہو یا ساؤتھ امریکہ ہو۔ ہر جگہ جماعت احمدیہ کی یہی خوبصورتی آپ کو نظر آئے گی کہ جماعت جہاں یہ پیغام دیتی ہے کہ ایک خدا کو پہچانو اور اس کی عبادت کرو وہاں یہ بھی پیغام دیتی ہے کہ آپس میں محبت اور پیار اور بھائی چارہ کی فضا قائم کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ان باتوں کے بعد میں جماعت احمدیہ کے افراد کو بھی کہتا ہوں کہ اب یہ (بیت) بننے کے بعد لوگوں کی نظریں آپ پر پہلے سے زیادہ ہوں گی۔ یہ (بیت) کے دو مینار جو آپ نے کھڑے کئے ہیں یہ صرف خوبصورتی کے لئے نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ یہ پیار محبت اور امن کا اور خدائے واحد کی عبادت خدا تعالیٰ کی خاطر کرنے کا سمبل ہونے چاہئیں۔

پس ہمیشہ جب بھی اس (بیت) میں آئیں اس سوچ کے ساتھ آئیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی عبادت خالص ہو کر کرنی ہے اور اس کا حق ادا کرنا ہے اور آپس میں بھی محبت اور پیار سے رہنا ہے۔ آپس میں بھائی چارہ کو بڑھانا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جب تم (بیت) میں آتے ہو تو تمہارا مقصد وحدت کو قائم کرنا ہے اور جب وحدت قائم ہو گی تب ہی خدائے واحد کی عبادت کرنے والے بنو گے اور وحدت اس وقت قائم ہوتی ہے جب تم ایک دوسرے سے اثر لیتے ہو۔ بعض روحانی لحاظ سے کم ہوتے ہیں۔ بعض زیادہ ہوتے ہیں اور جب جماعت کے طور پر کھڑے ہو کر نمازیں پڑھ رہے ہوں گے۔ صف میں کھڑے ہوں گے ایک دوسرے کا اثر لے رہے ہوں گے۔ ایک دوسرے سے نور حاصل کر رہے ہوں گے۔ پس جب ایک دوسرے سے نور حاصل کرنا ہے تو اس نور کا حصہ بننے کے لئے خود کوشش بھی کرنی پڑے گی اور یہی کوشش کرنی ہوگی کہ میں اپنے بھائی سے بھی روحانیت لوں اور اپنے بھائی کو روحانیت دوں اور وہ اسی صورت میں ممکن ہے جب آپ حقیقی رنگ میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے اس کا حق ادا کرنے والے ہوں گے اور اس کے بندوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ کرے کہ یہ (بیت) ان تمام مقاصد کو پورا کرنے والی ہو اور آپ لوگ آپس کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے خدا کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے ہمسایوں کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں اور اس شہر کے ہر شخص کے حق ادا کرنے والے ہوں اور محبت اور بھائی چارہ اور پیار اور امن کی تعلیم کو اس (بیت) کے بننے کے بعد پہلے سے زیادہ اس شہر میں پھیلانے والے ہوں۔ جزاک اللہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر پچپن منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعد ازاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں کھانا کھایا۔

بیت الواحد کی اس افتتاحی تقریب میں 124 مہمان شامل ہوئے جن میں لارڈ میئر Hanau شہر Claus Kaminsky، صوبہ Hessen ایک ضلع کمشنر Eric Pipa صاحب، جرمن نیشنل پارلیمنٹ کے تین ممبرز Bettina Muller صاحبہ، Kordula Schulz-Aschf صاحبہ، Christine Buchholz صاحبہ اور اس کے علاوہ مختلف سرکاری حکام، وکلاء، ڈاکٹرز، انجینئرز، اساتذہ، جرنلسٹس اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے۔

(جاری ہے)

پُرسوز قراءت

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اکتوبر 1898ء میں ایک رسالہ انگریزی میں شائع کیا اور امام مہدی کے متعلق پیشگوئی کا صریحاً انکار کیا اور حضرت مسیح موعود کو حکومت کا باغی قرار دیا۔

ان کی مخبریوں پر حضرت مسیح موعود کے خلاف حکومت کی مشینری فوری حرکت میں آ گئی۔ چنانچہ انگریز کپتان پولیس اور انسپکٹر پولیس (رانا جلال الدین صاحب) سپاہیوں کا ایک دستہ لے کر اکتوبر 1898ء کے آخر میں بوقت شام قادیان پہنچ گئے اور سپاہیوں نے حضرت اقدس کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ کپتان اور انسپکٹر پولیس بیت الذکر کے کوٹھے پر چڑھ گئے۔ حضور اطلاع ملنے پر باہر تشریف لائے تو کپتان پولیس نے کہا ہم آپ کی خانہ تلاشی کرنے آئے ہیں۔ ہم کو خبر ملی ہے کہ آپ امیر عبدالرحمٰن خاں والی افغانستان سے خفیہ ساز باز رکھتے اور خط و کتابت کرتے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ''یہ بالکل غلط ہے ہم تو گورنمنٹ انگریزی کے عدل وانصاف اور امن اور مذہبی آزادی کے سچے دل سے معترف ہیں اور ہم دین کو بزور شمشیر پھیلانے کو ایک بہتان عظیم سمجھتے ہیں لیکن اگر آپ کو شک ہے تو آپ بیشک ہماری تلاشی لے لیں البتہ ہم اس وقت نماز پڑھنے لگے ہیں اگر آپ اتنا توقف کریں تو بہت مہربانی ہوگی''۔

کپتان پولیس نے کہا کہ آپ نماز پڑھ لیں پھر تلاشی ہو جائے گی۔ چنانچہ سب سے قبل حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے (جو ان کی آمد پر کوٹھے پر ہی موجود تھے) خود ہی نداء دی اور نماز مغرب پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورۃ بقرہ کا آخری رکوع پڑھا۔ حضرت مولانا کی جادو بھری آواز سن کر کوئی بڑے سے بڑا دشمن مسحور ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا مگر **اس دن تو نداء اور قراءت دونوں میں وہ بجلیاں بھری ہوئی تھیں کہ انگریز کپتان خدا کا پرشوکت کلام سن کر محو حیرت ہو گیا اور اس کی تمام غلط فہمیاں خود بخود دور ہو گئیں۔** وہ تلاشی وغیرہ کا خیال ترک کر کے نماز ختم ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت اقدس سے کہنے لگا کہ ''مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ ایک راستباز اور خدا پرست انسان ہیں اور جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے۔ آپ لوگ جھوٹ بول نہیں سکتے۔ یہ دشمنوں کا آپ کے متعلق غلط پروپیگنڈا تھا۔ پس خانہ تلاشی کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں رخصت ہوتا ہوں۔'' اور یہ عرض کر کے وہ قادیان سے چل دیا۔ اور گورنمنٹ کو رپورٹ بھجوا دی کہ مرزا صاحب کے خلاف پراپیگنڈا سرتا پا غلط ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 ص 39, 37)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

۞ مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب مربی سلسلہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم بدر احمد شعیب صاحب اور بہو مکرمہ عنبرین مسعود بدر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 23 مئی 2015ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جو واقفہ نو ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام تحمیدہ شعیب عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم طیب مسعود صاحب ناصر آباد شرقی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم مجید احمد قریشی صاحب ناظم انصاراللہ علاقہ سرگودھا کا 10 جون 2015ء کو رات کے وقت سرگودھا کے قریب ایکسیڈنٹ ہوا ہے جس میں ان کے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم چوہدری نعیم اللہ باجوہ کارکن صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ لکھتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شاہ نواز باجوہ صاحب مرحوم بوجہ ٹیومر شدید علیل ہیں۔ علاج معالجہ جاری ہے۔ احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم رانا رشید احمد خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی مکرم رانا سعید احمد خان صاحب ڈیڑھ مہینے سے علیل ہیں اور بظاہر صحت میں بہتری ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے شفا کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم شیخ احسن احمد صاحب قدوس کریانہ سٹور ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ مصورہ وسیم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ وسیم احمد صاحب جرمنی کے ایک ہسپتال میں بوجہ عارضہ جگر زیر علاج ہیں۔ حالت زیادہ خراب ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم چوہدری صداقت حیات صاحب دارالنصرت ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے مکرم طارق حیات صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 23 مئی 2015ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام درنایاب حیات تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد اسلم ناصر صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ کی نواسی ہے۔ بچی کی صحت، درازی عمر، نیک، خادمہ دین، آنکھوں کی ٹھنڈک اور خلافت احمدیہ کی مطیع ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم نذیر احمد سانول صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر کے ایک بزرگ مکرم رانا فیض احمد صاحب ولد مکرم رانا فضل داد صاحب سابق سیکرٹری مال و زعیم انصاراللہ 168 مراد 30 مئی 2015ء کو بقضاء الٰہی 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم علاقہ کے معروف زمیندار تھے۔ وسیع تعلقات اور رکھ رکھاؤ والی شخصیت تھے آپ مسکین پرور اور غرباء کا سہارا تھے۔ اپنے گاؤں کے علاوہ دیگر مقامات سے بھی ضرورت مند تنازعات کے حل وتصفیہ کے لئے آپ کو ثالث منتخب کرتے۔ مہمان نوازی والد صاحب سے ورثہ میں حاصل کی تھی۔ اولاد کو سخاوت کی ترغیب دیتے رہتے۔ جماعتی عہدیداران کی قدر کرتے اور میزبانی کر کے لطف اٹھاتے۔ قدرت نے بڑی سریلی اور پیاری آواز دی تھی حضرت مسیح موعود و خلفاء کرام کا منظوم کلام ترنم سے پڑھتے۔ پنجوقتہ نماز کے عادی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد سن کر لبیک کہا اور وصیت کر لی تھی۔ مقامی طور پر مکرم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع بہاولنگر نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ 31 مئی کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین بیٹے مکرم رانا عبداللہ خاں صاحب حاصل پور، مکرم رانا ندیم احمد خالد صاحب 168 مراد، مکرم رانا فضل احمد صاحب 168 مراد، چار بیٹیاں محترمہ طاہرہ فیض صاحبہ اہلیہ مکرم رانا قیصر محمود صاحب 22 حمید آباد حاصل پور، محترمہ بشریٰ فیض صاحبہ اہلیہ مکرم رانا داؤد احمد صاحب 22 حمید آباد حاصل پور، محترمہ مبارکہ طارق صاحبہ اہلیہ مکرم طارق محمود صاحب 168 مراد اور محترمہ آصفہ فیض صاحبہ اہلیہ مکرم رانا ناصر احمد صاحب 22 حمید آباد حاصل پور سوگوار چھوڑی ہیں۔ مکرم رانا ندیم احمد صاحب کو والد صاحب کی لمبا عرصہ خدمت کرنے کا موقع ملا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ جنت الفردوس میں مقام دے۔ ورثاء کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور نیکیاں و خوبیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

۞ پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور یوتھ افیئرز، اسپورٹس، آرکیالوجی اینڈ ٹورزم ڈیپارٹمنٹ میں خالی مختلف آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات و آن لائن اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں:

www.ppsc.gop.pk

۞ پاکستان آرمی میں بطور کیپٹن (شارٹ سروس کمیشن) شمولیت اختیار کرنے کیلئے رجسٹریشن کا آغاز ہو چکا ہے۔ رجسٹریشن کی آخری تاریخ 30 جون 2015ء ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے وزٹ کریں: joinpakarmy.gov.pk

۞ فنانس ڈویژن اسلام آباد میں کمپوزر، سٹینو ٹائپسٹ، یوڈی سی اور ایل ڈی سی کی عارضی آسامیوں پر موزوں امیدواران سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات و اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں: www.nts.org.pk

۞ ایک پبلک سیکٹر ادارہ کو اپنے حالیہ پروجیکٹ میں آسامیوں پر عارضی تقرر کیلئے سیکٹر سپیشلسٹ، لینڈ ریوینیو اسسٹنٹ، ایڈمن اینڈ اکاؤنٹ اسسٹنٹ، مونیٹرنگ اینڈ ایویلیوایشن ایسوسی ایٹ، جی آئی ایس ایسوسی ایٹ، سینئر کمپیوٹر آپریٹر/ کمپیوٹر آپریٹر، کمپیوٹر آپریٹر (آٹو کیڈ)، پی اے ٹو پی ڈی- پی ایم یو/لینڈ کمپیوٹرائزیشن اور ڈرائیور کی ضرورت ہے۔

۞ انٹر سروسز آرگنائزیشن کے زیر کمانڈ سینٹرل پلاننگ اینڈ مانیٹرنگ سیل راولپنڈی کو یوڈی سی، ایل ڈی سی، اکاؤنٹنٹ، لیب اسسٹنٹ، پینٹر، پیکر، ڈرائیور، کارپینٹر، ٹین سمتھ، کٹلر، فائرمین اور کک کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

ٹیکنیکل ٹریننگ کے مواقع

۞ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے PSDF کے تعاون سے ضلع چنیوٹ، فیصل آباد، لاہور، شیخوپورہ، سرگودھا گوجرانوالہ اور نارووال کے میٹرک (سائنس)، F.Sc اور DAE پاس افراد کیلئے سولر وٹو وولٹک سسٹم انسٹالیشن اور پمپنگ ٹریننگ کا انعقاد کیا ہے۔ دوران تربیت طالب علموں کو ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ رجسٹریشن کی آخری تاریخ 20 جون 2015ء ہے۔ تفصیلات و داخلہ فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کیلئے وزٹ کریں: www.kics.edu.pk

۞ پاکستان ریڈی میڈ گارمنٹس ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ لاہور نے PSDF کی مالی معاونت کے ساتھ ضلع لاہور، فیصل آباد، چنیوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ، نارووال اور شیخوپورہ سے تعلق رکھنے والے خواتین و مرد حضرات کیلئے 3 سے 6 ماہ کے سرٹیفکیٹ کورسس میں مفت فنی تعلیم کا آغاز کیا ہے۔ دوران کورسس 1500 روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ داخلہ کی آخری تاریخ 20 جون 2015ء ہے۔

۞ TDCP نے PSDF کی مالی معاونت کے ساتھ ضلع لاہور، فیصل آباد، چنیوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ، نارووال اور شیخوپورہ سے تعلق رکھنے والے انٹرمیڈیٹ پاس خواتین و مرد حضرات کیلئے فوڈ پریپریشن اینڈ کلنری آرٹس ڈپلومہ لیول 2 (Chef Course) کا آغاز کر رہا ہے۔ داخلہ کیلئے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 29 جون 2015ء ہے۔ دوران کورس ماہانہ وظیفہ، یونیفارم، کتب اور اختتام پر کامیاب امیدواران کو انٹرنیشنل سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔

۞ الجزاری اکیڈمی PSDF کے تعاون سے سکالر شپ بیس ٹریننگ کورسس کا انعقاد کر رہا ہے۔ کورسس میں جی آئی ایس سرویئر (صرف خواتین کیلئے)، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ فیلڈ انسپکٹر اور ٹیوب ویلز، پمپ آپریٹر شامل ہیں۔ کورس میں داخلہ کیلئے کم از کم تعلیمی قابلیت F.Sc یا ICS ہونا لازمی ہے۔ کورس کا دورانیہ 3 ماہ ہوگا اور ہر کورس کے طلبہ و طالبات کو 1500 روپے ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ٹریننگ میٹریل، یونیفارم اور کھانا بھی فراہم کیا جائے گا۔ رجسٹریشن کی آخری تاریخ 22 جون 2015ء ہے۔ یہ ٹریننگ 18 سے 25 سال کی عمر کے طلبہ و طالبات کیلئے ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے وزٹ کریں:

www.urbanunit.gov.pk

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 7 جون 2015ء کے اخبار روزنامہ جنگ اور ایکسپریس ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت ربوہ)

☆☆...........☆...........☆☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار
الفضل جیولرز ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

14 جون 2015ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am	راہ ہدیٰ
3:40 am	سٹوری ٹائم
4:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء
5:15 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	درس مجموعہ اشتہارات
6:05 am	الترتیل
6:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء
7:45 am	سٹوری ٹائم
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء
9:15 am	کچھ یادیں کچھ باتیں
10:20 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء
2:45 pm	حضور انور کا مستورات سے خطاب برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء
4:45 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء
6:45 pm	حضور انور کا جرمن مہمانوں سے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء
7:45 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء
11:20 pm	عالمی خبریں
11:45 pm	حضور انور کا مستورات سے خطاب، جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء

15 جون 2015ء

12:50 am	فیتھ میٹرز
1:55 am	Roots To Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:20 am	اوپن فورم
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء
4:10 am	سوال وجواب
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
6:00 am	یسرنا القرآن
6:30 am	حضور انور کا مستورات سے خطاب، جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء
7:40 am	Roots To Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 جون 2015ء
9:20 am	اوپن فورم
10:05 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:20 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء
6:30 pm	عالمی بیعت، جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء
7:00 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب 7 جون 2015ء، جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب

ربوہ میں طوفان بادوباراں

10 جون کی شام کو ہونے والی بارش نے ربوہ اور گردونواح میں موسم خوشگوار کردیا۔ شام کے وقت اچانک بادل آسمان پر اُمڈ آئے۔ جس کے ساتھ تیز آندھی اور ٹھنڈی ہواؤں نے بڑھتی ہوئی گرمی کا زور توڑ دیا۔

تمام قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے تشریف لائیں
شبیر ایڈوٹائزر اینڈ پراپرٹی ڈیلر
شبیر احمد وڑائچ: 0333-9791043، 0304-5967101

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0476-211510، 0344-7801578

اٹھوال فیبرکس
لان ہی لان لان کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل سیل
مردانہ سوٹ 500 رنگ کی گارنٹی کے ساتھ
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد طاہر اٹھوال: 0333-3354914

ربوہ میں مناسب قیمت پر اعلیٰ معیار کی روایات کا ضامن
موسم گرما کی نئی اور منفرد ورائٹی پر سیل کا آغاز
مردانہ، زنانہ اور بچگان کے جدید ڈیزائنز کا مرکز
مس کولیکشن شوز اقصیٰ روڈ ربوہ

داخلہ ایم ایس سی میتھ

(نصرت جہاں کالج ربوہ)

امسال بھی گزشتہ سال کی طرح نصرت جہاں کالج ربوہ میں M.Sc Mathematics کروانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسے امیدوار جنہوں نے Mathematics A اور Mathematics B کے ساتھ BA/B.Sc کیا ہوا ہو داخلہ کے اہل ہوں گے۔

1۔ داخلہ فارم نصرت جہاں کالج ربوہ، نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ یا نصرت جہاں کالج کی ویب سائٹ سے حاصل کرسکتے ہیں۔

2۔ داخلہ گورنمنٹ پالیسی/ یونیورسٹی کے قواعدو ضوابط کے مطابق دیا جائے گا۔

3۔ داخلہ کیلئے بیچلرز میں کم از کم 45% نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔

4۔ ایم ایس سی میتھ کے لئے بیچلرز میں Math A & B Course کا ہونا ضروری ہے۔

5۔ طلباء و طالبات کا بیچلرز ہائیر ایجوکیشن سے Recognized ادارہ/ یونیورسٹی سے پاس کیا ہونا ضروری ہے۔

6۔ داخلہ فارم مورخہ 15 جون 2015ء تک دستیاب ہوں گے۔ فارم کی فیس 100 روپے ہے۔

7۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16 جون 2015ء ہے۔

8۔ فارم نصرت جہاں کالج ربوہ میں جمع کروائے جاسکیں گے۔

طلباء و طالبات مندرجہ ذیل کاغذات کی دو تصدیق شدہ فوٹو کاپی داخلہ فارم کے ساتھ لف کریں۔

I۔ میٹرک، انٹرمیڈیٹ اور بیچلرز کے رزلٹ کارڈ/اسناد

II۔ طالب علم کے کیریکٹر سرٹیفکیٹ

III۔ شناختی کارڈ کی نقل

IV۔ چار عدد تصاویر (شناختی کارڈ سائز) بلیو بیک گراؤنڈ

V۔ رجسٹریشن کارڈ کی نقل (Graduation)

VI۔ N.O.C اور Migration Certificate کی ایک کاپی (پنجاب یونیورسٹی کے علاوہ کسی اور یونیورسٹی سے بیچلرز پاس کرنے کی صورت میں)

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل نمبروں پر رابطہ کریں۔

047-6213405, 6213982

Email:admissions@njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆☆

ربوہ میں طلوع وغروب 12 جون

طلوع فجر	3:22
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	7:16

ایم ٹی اے کے پروگرام

12 جون 2015ء

6:25 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب 7 جون 2015ء
9:10 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا خطاب برموقع اجتماع خدام الاحمدیہ یوکے 22 جون 2014ء
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:55 pm	دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 جون 2015ء

لبرٹی فیبرکس
گل احمد، SANA & SAFINAZ, NISHAT
فردوس، Warda Print، اتحاد، لاکھانی، CHARIZMA
NATION, MARJAN کے علاوہ
نارمل لان پرنٹ سوس کڑھائی اور اوریجنل بوتیک کے علاوہ
اچھی مردانہ ورائٹی میں سادہ اور کڑھائی والے آرٹیکلز کیلئے تشریف لائیں
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 0092-476213312

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان 6212837
Mob:03007700369

کریسنٹ فیبرکس
سیل۔ سیل۔ سیل
لان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے۔ لان بوتیک اور فینسی سوٹ کا مرکز۔ نیز تمام قسم کی میچنگ بھی دستیاب ہے
پروپرائیٹر: ولید احمد ظفر ولد مرتضیٰ احمد
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0333-1693801

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام
بااخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364,047-6550653

FR-10